احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۴۸ | جمعرات ۱۸۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۔ نبوت ۱۳۷۲ ہش ۔ نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسانیت کی بہبود چاہنا احمدیت کی سرشت میں داخل ہے

احمدی مزاج ایک بین الاقوامی مزاج بن چکا ہے اور انسانیت کی بھلائی چاہنا۔ انسانیت کی بہبود چاہنا اس بین الاقوامی مزاج کی سرشت میں داخل ہے اس میں کوئی بناوٹ نہیں۔ کوئی تصنّع کوئی تکلّف نہیں جس جماعت کو یہ بین الاقوامی مزاج نصیب ہو گا اس مزاج سے از خود تمام عالم کے لئے دعائیں پھوٹیں گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ تصرّف اللہ کا خانہ خالی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادت مند ہے۔ انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے۔ یکدفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں۔ کبھی قلب کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے۔ کبھی سردی کے پہلو پر علاج کرتے کرتے گرمی کا زور چڑھ جاتا ہے۔ کون ان بیماریوں پر حاوی ہو سکتا ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہئے۔ انسان ان حشرات الارض اور سمیّات کو کب گن سکتا ہے۔ صرف بیماریوں کو بھی نہیں گن سکتا۔ لکھا ہے کہ صرف آنکھ ہی کی تین ہزار بیماریاں ہیں۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ایسے طور پر غلبہ کرتی ہیں کہ ڈاکٹر نسخہ نہیں لکھ چکتا جو بیمار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ میں آنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۶)

اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہو جاؤ

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کسی جماعت کی ترقی کے لئے اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اس کے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں۔ جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی۔ ترقی نہیں کر سکتی۔ خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی۔ کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جب تک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے۔ لڑنا۔ جھگڑنا۔ دشمنی و نفاق۔ حسد و کینہ' بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اس وقت تک ترقی نہ کرے۔ جیسے کوئی انسان اس وقت تک کوئی سکھ اور آرام نہیں پا سکتا۔ جب تک کہ اس کے تمام اعضا میں مناسبت اور درستی نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے ممد و معاون نہ ہوں۔ ایسے ہی کوئی قوم اس وقت تک آرام اور سکھ نہیں پا سکتی جب تک اس کا ہر فرد دوسرے کے دکھ کو اپنا دکھ اور دوسرے کے آرام کو اپنا آرام نہ سمجھے۔ دیکھو کسی طبیب کی طبیعت وہاں علاج کرنے سے گھبراتی ہے جہاں ایک بیماری کا علاج کرے تو دوسری پیدا ہو جائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر وہ جگر کا علاج کرتا ہے تو معدہ خراب ہو جاتا ہے اور اگر معدہ کا علاج کرتا ہے تو سینہ خراب ہو جاتا ہے۔ پس جہاں دو چیزیں ایسی مقابلہ میں آجاتی ہیں تو ایک سے دوسری بیماری اور دوسری سے تیسری بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور ایک عضو کے ساتھ دوسرا بیمار ہو جاتا ہے تو اس وقت انسان کو آرام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جس قوم کے افراد ایسے ایک دوسرے سے دور ہوں کہ اگر ایک کو سکھ پہنچے تو دوسرے کو دکھ محسوس ہو۔ اور اگر ایک کو تکلیف پہنچے تو دوسرے کو آرام ہو۔ اس قوم کے لئے کسی قسم کی ترقی کی امید نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ (فرمانبرداروں) کو خدا تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور کامیاب قوم بننا چاہتے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہو جاؤ۔ فرمایا آپس کے اختلافات کو چھوڑ دو اور حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ جب تمام آدمی ایک رسہ کو پکڑ لیتے ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ ان میں سے اگر ایک کو جھٹکا لگے تو سب کو لگتا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے اتفاق اور اتحاد کا یہ نشان بتایا ہے کہ حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑو کہ ایک کے سکھ میں سارے سکھ محسوس کرو۔ اور ایک کے دکھ میں سب کو دکھ پہنچے۔ جب کسی قوم کے لوگ ایسے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسی قوم کی ترقی کے راستے کھول دیتے ہیں۔

(از خطبہ ۳۱ مئی ۱۹۱۵ء)

فارماسسٹ کی آسامی خالی ہے

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فارماسسٹ کی آسامی خالی ہے۔ اس کا گریڈ 5750-215-3170 ہے۔

کوالیفائیڈ خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس۔ صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۰۔ نومبر ۱۹۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچادیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

تبدیلی فون نمبر

	پرانا	نیا
وکیل اعلیٰ	548	212189
وکالت علیا	678	212329

اعلان ولادت

○ مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹۔ اکتوبر کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "حرا کوکب" تجویز ہوا ہے۔

○ مکرم دلشاد حسین صاحب کھچی آف لاڑکانہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۲۔ ستمبر ۹۳ء بروز بدھ بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام "لبنیٰ" تجویز فرمایا ہے۔

ان بچیوں کے نیک اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغاسیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۴ / نبوت ۷۲ ۱۳ ھش ۴ / نومبر ۱۹۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعا کی نتیجہ خیزی

ہر چیز کی تکمیل کا وقت مقرر ہے۔ بعض کے متعلق ہمیں علم ہے اور بعض کا عرصہ تکمیل پردہ غیب میں رہتا ہے. جن کا ہمیں علم ہے ان کے متعلق تو کسی تردد کی ضرورت نہیں۔ انہیں آگے پیچھے کرنے کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن وہ باتیں جن کا عرصہ تکمیل پردہ غیب میں ہے ان کے متعلق ہماری کوشش کو اس وقت تک جاری رہنا چاہئے جب تک کہ وہ مکمل نہ ہو جائیں۔ اگر انہیں ذرا سی بھی دیر پہلے چھوڑ دیا جائے تو ساری محنت رائیگاں جاتی ہے عام طور پر کنویں کی مثال دی جاتی ہے کہ پانی حاصل کرنے کے لئے وہاں تک کھودنا ضروری ہے جہاں پانی نکل آئے۔ اگر پانی چالیس فٹ پر نکلتا ہے اور ہم پینتیس فٹ تک کھود کر چھوڑ دیتے ہیں تو ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔

ایک بات جو ہمیشہ پردہ غیب میں ہوتی ہے وہ دعا بھی ہے۔ دعا کسی مقصد کے لئے کی جاتی ہے. جبتک وہ مقصد حل نہ ہو جائے یا کسی اور قسم کے حالات نہ پیدا ہو جائیں دعا کرتے رہنا ہمارا فرض ہے۔ گویا کہ دعا کو نتیجہ خیز بنانا ضروری ہے ورنہ وقت اور کوشش رائیگاں جائیں گے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ ”دعا سے پہلے ضروری ہے کہ اس مقام اور حد تک پہنچایا جائے جہاں پہنچ کر وہ نتیجہ خیز ہوتی ہے جس طرح آتشی شیشہ کے نیچے کپڑا رکھ دیتے ہیں اور سورج کی شعائیں اس شیشے پر آکر جمع ہوتی ہیں اور ان کی حرارت اور حدت اس مقام تک پہنچ جاتی ہے جو اس کپڑے کو جلا دے پھر یکایک وہ کپڑا جل اٹھتا ہے اسی طرح یہ ضروری ہے کہ دعا اس مقام تک پہنچے جہاں اس میں وہ قوت پیدا ہو جاوے کہ نامرادیوں کو جلا دے اور مقصد مراد کو پورا کرنے والی ثابت ہو جاوے۔“

غرضیکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ دعا کی جائے اور مسلسل کی جائے حتیٰ کہ وہ نتیجہ خیز ثابت ہو جائے۔ بیدلی سے دعا کسی طرح کارگر نہیں ہو سکتی اور دعا کارگر نہ ہو تو بے یقینی بھی پیدا کرتی ہے۔ پس دعا کیجئے اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے دعا کو جاری رکھئے۔

چو چیز ہو مانگے تانگے کی وہ مُہرِ فقیری رکھتی ہے
ہیروں سے بھرا کشکول بھی تو کشکولِ گدائی ہوتا ہے

ہم اپنی وفا کے بل بوتے پہ جانے کیا کچھ سمجھے تھے
بھولے سے وہ مل بھی جائیں تو احساسِ جدائی ہوتا ہے

ابوالاقبال

چاند صورت اُتر گئی دل میں
رات بھر روشنی رہی دل میں

میرا افسانہ زخم زخم سہی
ایک خوشبو ہے پھول سی دل میں

رسمِ دنیا وہ خوب جانتے ہیں
آنکھ مسرور، برہمی دل میں

چار سُو ارتعاش ہوتا ہے
جب بھی اٹھتی ہے ہُوک سی دل میں

آخری سانس تیرے نام کی لی
آرزو تھی یہ آخری دل میں

لے تو لیتا ہر ایک شے لیکن
بس رہا ہے کوئی ولی دل میں

منصفو! کیوں تمہاری ہر اک بات
لب پہ کھوٹی ہے اور کھری دل میں

ایک قریہ سے بات نکلی تھی
قریہ قریہ پہنچ گئی دل میں

مصلحت سے ہے ذکر اَوروں کا
یاد تو ہے نسیم کی دل میں

نسیم سیفی

داعی الی اللہ بننے کے لئے سنجیدگی سے روزانہ دعا کریں

ہر احمدی بہرحال اس بات سے اپنی دعوت الی اللہ کا آغاز کردے کہ فوری طور پر نہایت سنجیدگی سے دعا کرے اور روزانہ پانچوں وقت اس کو اپنے اوپر لازم کرے وہ خدا سے یہ التجاء کرے کہ اے خدا ہمیں یہ توفیق عطا فرما کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں اور تیری نظر میں داعی الی اللہ بننے کا جو حق ہے اس کو ادا کرنے لگ جائیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم منیر الدین احمد

حضرت بانی سلسلہ کی ایک خواہش

حضرت اقدس بانی سلسلہ کی ایک خواہش اور احباب.جماعت کا فرض

حضور مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۰ پر فرماتے ہیں:۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہو رہی ہے اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہنچ گئی ہے۔اور عنقریب .بفضلہ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے۔اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کو بڑھانے کے لئے......لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے.....اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں۔اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز ان کے اطمینان کے موافق ہو۔ایسا ہی اگر لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں۔

اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسماء بقید عمرو قومیت بھیج دیں تا وہ کتاب میں درج ہو جائے۔"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مرکزی طور پر نظارت اصلاح وارشاد میں شعبہ رشتہ وناطہ قائم ہے۔اور مقامی طور پر ہر جماعت میں سیکرٹری رشتہ وناطہ مقرر کئے جاتے ہیں۔احباب سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کے اسماء اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹری رشتہ وناطہ کو لکھوا دیں اور اگر ضرورت سمجھیں تو مرکز کو بھی نام بھجوا دیں۔سیکرٹریان رشتہ وناطہ اور مرکزی شعبہ رشتہ وناطہ آپ کی پوری پوری مدد کریں گے۔جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کی طرح تلاش کریں گے اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں یا اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں۔"

رشتہ کرتے ہوئے احباب کو ہمیشہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق دینی پہلو کو ترجیح دینی چاہئے۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے کہ حضور نے فرمایا۔چار باتوں کی وجہ سے رشتہ کیا جاتا ہے۔حسب ونسب کی وجہ سے 'مال و دولت کی وجہ سے 'حسن وخوبصورتی کی وجہ سے 'لیکن اے مرد مومن تجھے ہمیشہ دین کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔یعنی پہلی تین چیزوں میں سے سب کا ہونا یا ایک کا ہونا معیوب نہیں۔لیکن محض ان چیزوں کا خیال رکھنا کافی نہیں۔دینی و اخلاقی پہلو سے خاندان اچھا ہونا چاہئے۔ہاں دینی پہلو کے اچھا ہونے کے ساتھ ساتھ باقی چیزیں بھی موجود ہوں تو یہ سونے پر سہاگہ والی بات ہے۔لیکن دینی پہلو کو بہرحال اولیت حاصل ہونی چاہئے۔

ایک بات دوست یہ یاد رکھیں کہ نام بھجواتے وقت لڑکیوں کے نام ہی نہ بھجوائیں بلکہ لڑکوں کے نام بھی فہرست میں درج کریں۔اور کوائف میں جو باتیں بچیوں اور بچوں کے متعلق لکھی جائیں وہ بالکل صحیح اور واضح ہونی چاہئیں خصوصاً عمر اور تعلیم کے متعلق خاص احتیاط برتنی چاہئے اور اس سلسلہ میں غلو اور سر سے پرہیز کرنا مناسب ہے۔

اسی طرح جہیز اور لڑکے کی امارت کی طرف دھیان دینے کی بجائے لڑکے لڑکی کے اخلاص اور جماعت کے ساتھ تعلقات کا جائزہ لینا چاہئے۔اصل چیز تو نیکی ہے۔دھن دولت تو آنے جانے والی چیز ہے۔

سب سے بڑھ کر دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جہاں رشتہ مناسب ہے۔وہاں ہی انتظام ہو جائے۔اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔مستقبل کے متعلق انسان کچھ نہیں جانتا۔نہ ہی کسی انسان کے متعلق وہ کوئی حتمی رائے قائم کر سکتا ہے۔مگر اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔نہ ہی کسی انسان کی متعلق وہ کوئی حتمی رائے قائم کر سکتا ہے۔مگر اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔اس لئے رشتہ ناطہ کے متعلق خدا تعالیٰ سے ہی استعانت چاہئے۔

ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نسیم سیفی

حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی

۱۹۶۷ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں جو اردو کانفرنس منعقد ہوئی اس میں میرے سپرد "جماعت احمدیہ کے ادباء و شعراء" کا مضمون کیا گیا تھا۔اس مضمون کی تیاری میں حضرت میر ناصر نواب صاحب کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔(نسیم سیفی)

آپ کی شاعری مقصدیت کی جیتی جاگتی مثال ہے۔اور ان لوگوں کے لئے جو اپنے فن کو انسانی بہبود کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں ایک مشعل راہ سے کم نہیں۔حضرت میر صاحب اپنے خود نوشت حالات میں بیان فرماتے ہیں۔

"زمانہ بھی عجیب چیز ہے۔ایک زمانہ تھا میں نہ تھا۔پھر ایک زمانہ آیا کہ میں پیدا ہوا اور دلی شہر میں جنم لیا۔خواجہ میر درد صاحب علیہ الرحمتہ کے گھرانے میں پیدا ہو کر نشوونما پائی۔اور ان کی بارہ دری میں کھیل کود کر بڑا ہوا ان کی مسجد میں پڑھا کرتا تھا۔ماں باپ کے سایہ میں پرورش پا رہا تھا۔کوئی فکر واندیشہ دامن گیر نہ تھا کہ ناگہاں میرے حال میں ایک تبدیلی پیدا ہوئی۔جس کا بظاہر کسی کو وہم وگمان بھی نہ تھا۔اتفاقاً میرے والد ماجد کسی کام کے لئے بنارس تشریف لے گئے اور شاہ آباد میں ہیضہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔"

میں نے یہ اقتباس دو باتوں کے پیش نظر پیش کیا ہے۔ایک تو اس لئے کہ یہ بتانا مقصود تھا کہ حضرت میر صاحب خواجہ میر درد علیہ الرحمتہ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔اور یہ شاعری انہیں ورثہ میں ملی تھی۔اور دوسری بات یہ کہ اس اقتباس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت میر صاحب نثر بھی نہایت سادہ اور موثر لکھتے تھے۔

آپ دین حق کے فدائی تھے اور نظم اور نثر اور اپنے ہر قول اور فعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر وقف رکھتے تھے قومی ضرورتوں کا انہیں بے حد احساس تھا۔چنانچہ انجمن حمایت اسلام لاہور کا جب نیا نیا دور شروع ہوا تو اس کے سالانہ جلسے میں آپ نے ایک نظم پڑھی جس کے ایک شعر کی وجہ سے انجمن کو خوب آمد ہوئی وہ شعر یہ تھا۔

پھولوں کی گر طلب ہے تو پانی چمن کو دے
جنت کی گر طلب ہے تو زر انجمن کو دے

آپ غریبوں کے ہمدرد اور یتیموں بیواؤں کے سرپرست تھے۔اور اپنی ساری زندگی اس مشغلے میں گزار دی۔آپ کی نظمیں نہایت سادہ لیکن اثر سے بھرپور ہیں۔

ایک طویل نظم کا ایک بند ملاحظہ فرمائیں۔

تکبر سے اور فخر سے تو نہ تن
کہ ہو جائے گا خاک اک روز تن
نکل جائے گا سب تیرا بانکپن
غریبوں پہ کر رحم مسکین بن
پدر مردہ را سایہ بر سر فگن
غبارش بیفشاں وخارش بکن

مسلمانوں کی دگرگوں حالت کا ایک نظم میں یوں نقشہ کھینچتے ہیں۔

خدا جانے اب کس طرف چل دیئے وہ صوفی وعالم وہ مرزا وہ خان
نہ رستم علی ہیں نہ سہراب بیگ نہ وہ خان دوراں نہ خان فرماں
نہ وہ لائق مشورہ پیرسن
نہ وہ لائق دین ہیں اب جواں
نہ شاعر ہیں وہ اور نہ وہ بذلہ سنج
نہ وہ خوش نویس اور نہ وہ خوش بیاں
نہ وہ منطقی ہیں نہ وہ فلسفی
مہندس رہے ہیں نہ وہ نکتہ داں

آگے چل کر فرماتے ہیں:

وہ آفت پڑی اہل اسلام پر
کسی کو نہ تھا جس کا وہم وگماں

ایک سو انہتر (۱۶۹) شعروں کی اس نظم میں مسلمانوں کی اس وقت کی حالت زار کا خوب نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔یہ سب کچھ اس لئے کہ ان کے پہلو میں دل تھا اور دل میں درد اور یہ درد ملت اسلامیہ کے لئے وقف تھا۔

غریبوں کی امداد کے لئے آپ اکثر نظم میں اپیلیں کرتے تھے۔ایک نظم میں فرماتے ہیں۔

آئے گی ایک دن میرے مولا کی بس مدد
پھر دیکھ لو گے تم مرے اس کاروبار کو
(بیت) تو بن گئی ہے شفاخانہ بھی بنا
کر لو گے تم ملاحظہ میری بہار کو
کچھ دوستوں کے واسطے بن جاویں تھوڑے گھر
دیکھوں میں اپنی آنکھوں سے ان کی قطار کو
بیمار عورتوں کے لئے اک مکان ہو
جھانکے نہ کوئی مرد کبھی ان کے دار کو
مقدور ہے تو لاؤ روپے کچھ کرو مدد
دولت کرو نثار کرو شاد یار کو
مولا کے نام پر میں سوالی بنا ہوں اب
گل جانتا ہوں میں رہ مولا میں خار کو
عاقل خدا کے نام پہ دیتے ہیں مال وزر
اور بیوقوف دیتے ہیں پیسے سنار کو

آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے خسر ہونے کا بھی فخر حاصل تھا۔اس بات نے انہیں اور بھی زیادہ قومی کاموں میں مگن کر دیا تھا۔اور آپ کو ایک جذبہ بیکراں عطا کیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک انٹرویو

جناب محمد حنیف رامے (جو حال میں پنجاب اسمبلی کے سپیکر منتخب ہوئے ہیں) نے جماعت احمدیہ کے بارے میں ایک مضمون "کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی" اخبارات میں شائع کروایا تو یہ بیان اخبارات میں بحث و تمحیص کا موضوع بن گیا۔ اس پر ماہنامہ انقلاب نو کے مدیر مکرم عبدالکریم خالد صاحب نے جناب حنیف رامے سے اس ضمن میں انٹرویو لیا جس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔

س:۔ گذشتہ دنوں ایک مقامی اخبار میں آپ کا احمدیوں کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ آپ نے سیاست میں "ان" ہونے اور موضوع بحث بننے کے لئے یہ مضمون لکھا ہے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

ج:۔ سیاست میں "اِن" ہونا یقیناً کچھ لوگوں کا مقصد ہوگا۔ لیکن میرا یہ مقصد نہ تھا۔ مجھے ضرورت بھی نہ تھی۔ میں ایک سیاسی جماعت کا صدر رہوں۔ اور میری کہی ہوئی بات کانٹ چھانٹ کے سہی، کبھی ادھوری، کبھی مکمل چھپ ہی جاتی ہے۔ میں نے بات کہنے کے لئے عمر بھر ریاضت کی ہے 'بات کہنے کا ڈھنگ سیکھا ہے۔ کچھ جاننے کے لئے محنت بھی کی ہے اور کچھ جانا بھی ہے۔ اس لئے یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ تعارف یا سیاست میں داخلے کے لئے میں نے یہ آواز اٹھائی ہے۔ میری وزارت اعلیٰ کے دور میں ہونے والے ایک واقعہ نے اس وقت بھی میری ذات کو متنازعہ بنایا تھا۔ احمدیوں نے مجھے یہ کہہ کر مورد الزام ٹھہرایا کہ اگر جنرل اعظم کی طرح میں بھی ان کے مخالفوں پر گولیاں برساتا تو بات دب جاتی۔ مولوی صاحبان نے کہا کہ میرے ہاتھ میں طاقت تھی میں نے احمدیوں کو تہہ تیغ کیوں نہیں کردیا۔ لیکن میں نے اس معاملے میں اعتدال کا راستہ اختیار کیا۔ اور کوشش کی کہ کم سے کم خون خرابہ ہو۔ نہ ہی میں نے اس واقعہ سے اپنی ذات کے لئے کوئی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ پھر جب مرکزی حکومت نے اپنی خواہش کے مطابق اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے لیا کہ اگر ہم اسے نبٹائیں گے تو سرخاب کا پر ہمارے سر پر لگ جائے گا۔ تب بھی میں نے اس سرخاب میں سے کوئی حصہ نہیں مانگا۔ اب بھی یہ جانتے ہوئے کہ ملک کی ایک چھوٹی سی اقلیت کے حق میں آواز اٹھانے سے مجھے اکثریت کے مذہبی ترجمانوں کی تند و تیز تنقید کا نشانہ بننا پڑے گا۔ میں نے یہ گھاٹے کا سودا صرف اس لئے کہا کہ بات حق اور انصاف کی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک بھی شخص کی جان' مال' عزت اور آبرو خطرے میں ہو تو ملک کے ہر سیاست دان اور سیاسی کارکن کو اس کے لئے آواز اٹھانی چاہئے۔ حق کی آواز بلند کرتے ہوئے یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ اس سے زیادہ لوگ ناراض ہوں گے یا کم لوگ خوش ہوں گے۔ اسی جذبے کے تحت میں نے یہ بات کی ہے۔ اور کسی اجر کے لئے نہیں' فی سبیل اللہ کی ہے۔

س:۔ آپ نے اپنے مضمون میں اس رائے کا اظہار بھی کیا ہے کہ احمدیوں کی حیثیت کے بارے میں از سر نو غور ہونا چاہئے۔ اس سے آپ کی کیا مراد تھی؟

ج:۔ میں نے اپنے مضمون "یہ کلمہ دوستی ہے یا کلمہ دشمنی"۔ میں اس کی وضاحت کی ہے کہ جماعت اسلامی نے پاکستان کے قیام کی مخالفت کی۔ ظاہر ہے 'اسے وہ نظریہ قبول نہیں تھا۔ جس پر پاکستان بن رہا تھا۔ لیکن آج اسے اصرار ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا لاالہ الااللہ اگر لاالہ الااللہ ہی پاکستان کا نعرہ تھا تو جماعت اسلامی کو تو پاکستان کی حمایت کرنی چاہئے تھی۔ اگر پاکستان واقعی لاالہ الااللہ کی بنیاد پر بن رہا تھا تو پھر نہایت افسوس کی بات ہے کہ جماعت اسلامی نے پاکستان کی مخالفت کی۔ اب ایک طرف تو جماعت اسلامی تھی جو لاالہ الااللہ کی بنیاد پر بننے والے پاکستان کی مخالفت کرتی تھی لیکن آج وہی جماعت پاکستان کے نظریے کی سب بڑی داعی اور پاکستان کی سالمیت اور وحدت کی ٹھیکیدار بنی ہوئی ہے۔ دوسری ایک جماعت احمدیہ تھی۔ جس نے پاکستان کی حمایت کی لیکن اسے ہر طرح سے دبانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں سردار شوکت حیات نے ایک بیان میں کہا تھا کہ قائداعظم نے انہیں اور دیگر طالب علم راہنماؤں کو پٹھانکوٹ اور قادیان بھیجا تھا۔ پٹھانکوٹ میں مودودی صاحب اور ان کی جماعت نے تو انہیں بالکل گھاس نہ ڈالی اور پاکستان کے متعلق بہت نازیبا الفاظ کہے اور اسے کفرستان' ناپاکستان کا نام دیا۔ مگر اس کے مقابلے میں جب یہی لوگ قادیان گئے تو جماعت احمدیہ نے کہا کہ ہم پاکستان کی حمایت کریں گے۔ جن لوگوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا ان کی جان' مال' عزت' آبرو' اقتصادی اور سیاسی حقوق اور مذہبی آزادی پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ کیا آج احمدیوں کو وہ سب کچھ حاصل ہے جو ایک آزاد اور اسلامی مملکت میں ایک گروہ یا ایک اقلیت کو حاصل ہونا چاہئے؟۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ لوگ اقوام متحدہ اور اس کے اداروں میں شکایات کرتے نظر آتے ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے پاکستان میں گروہوں' اقلیتوں اور فرقوں کے لئے آزادی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اسلام کی حقیقت پر بھی از سر نو غور کرنا ہوگا۔ اور اس کی سیکولر حیثیت (سیکولر کا مطلب لادین نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا مطلب غیر فرقہ وارانہ ہے) کو قائم کرکے ایک اسلامی ریاست بنانا ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کی طرف ۱۱/ اگست ۱۹۴۷ء کو دستور ساز اسمبلی کے افتتاحی اجلاس میں قائداعظم نے اشارہ کیا تھا کہ آج کے بعد کوئی ہندو' ہندو نہیں اور کوئی مسلمان' مسلمان نہیں۔ سب پاکستانی ہیں۔ چنانچہ ہمیں پاکستان کی سیاست کو اس مقام پر لے آنا چاہئے جہاں سیاست کا مقصد پاکستان میں بسنے والے ہر مذہب' ہر فرقے' ہر گروہ' ہر اقلیت اور ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے شخص کے یکساں مفاد میں ہو۔

س:۔ اخباری بیانات اور دیگر شائع ہونے والے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوگوں نے آپ کے اس مضمون کے جواب میں شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے۔ کیا کہیں سے موافقت بھی حاصل ہوئی یا نہیں؟۔

ج:۔ جب میں نے یہ بیان دیا تو اس کے بعد تحریک استقلال کی مرکزی کمیٹی کے رکن جناب اعتزاز حسن لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے سابق صدر سید افضل حیدر' جسٹس شوکت علی' حنا جیلانی صاحبہ اور کچھ اور لوگوں نے بھی انہی خطوط پر بیانات دیئے ہیں۔ بے شک دوسری طرف سے جوابی حملہ آیا ہے۔ مولانا یوسف لدھیانوی' مولانا اللہ وسایا صاحب اور دیگر اصحاب کے مضامین اخباروں میں چھپے ہیں پھر اس سلسلے میں ان حضرات سے میری گفتگو بھی ہوئی ہے اس طرح سے ایک سوچ بچار کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ ہم نے ایک ابتداء کی ہے۔ حرف آخر نہیں کہا۔ مجھ سے بہتر جاننے والے اس مسئلے پر سوچ بچار کریں گے تو یقیناً ایسے راستے نکل آئیں گے جو سلامتی کے راستے کہلاسکیں گے۔"

(ماہنامہ تحریک جدید ربوہ۔ مئی ۱۹۸۵ء ص ۲۲ تا ۲۴)

یاد رفتگان

محترم انعام الرحمٰن انور

جماعت احمدیہ سکھر کے ایک مخلص دوست مکرم انعام الرحمٰن صاحب انور ابن مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور (سابق پرائیویٹ سیکرٹری) کو مورخہ ۱۵/ مارچ ۱۹۸۵ء کو سکھر میں قتل کردیا گیا۔ ان کی عمر ۴۹ سال تھی وہ ناظم انصاراللہ ضلع سکھر و شکارپور کے عہدہ پر فائز تھے آپ ۱۵/مارچ کو جمعہ کے روز سکھر کی بیت الاحمدیہ میں عبادت کرنے کے بعد اپنی اہلیہ کے ہمراہ گوشت خریدنے کے لئے کورڈ مارکیٹ سکھر گئے۔ ان کی اہلیہ محترمہ باہر کھڑی تھیں کہ مارکیٹ کے اندر ۲ یا ۳ افراد نے ان پر حملہ کیا اور کاربین کا ایک فائر ان پر کیا اور چاقوؤں سے حملہ کیا آپ موقع پر ہی انتقال کرگئے۔ آپ کا جنازہ تھانے لے جایا گیا۔ اس کے بعد سول ہسپتال میں پوسٹ مارٹم ہوا۔ اگلے روز ۱۶/ مارچ کو بذریعہ ویگن دن کے ۱۱ بجے جنازہ ربوہ کے لئے روانہ ہوا اور اسی رات (۱۶ اور ۱۷/ مارچ کی درمیانی رات) ڈیڑھ بجے جنازہ ربوہ پہنچا۔ ۱۷/ مارچ کی صبح فجر کے بعد بیت المبارک ربوہ میں محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے جنازہ پڑھایا آپ موصی تھے لیکن ان کو قبرستان نمبر ا میں امانتاً دفن کیا گیا تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ نے دعا کرائی۔

مکرم انعام الرحمٰن صاحب ۱۴/ جون ۱۹۳۶ء کو قادیان میں پیدا ہوئے بوقت وفات گورنمنٹ رورل ڈسپنسری گوٹھ عبدو میں انچارج ہیلتھ انسپکٹر کے طور پر سرکاری ملازمت کے فرائض انجام دے رہے تھے ان کی رہائش گوٹھ عبدو میں ہی تھی آپ نہایت پرہیزگار نیک متقی تھے ہر سال جلسہ سالانہ پر آیا کرتے تھے اور جماعتی خدمات میں پیش پیش رہا کرتے تھے آپ نے ۲۳ سال

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد مربی سلسلہ

ایجادات جدیدہ کے اثرات

جوں جوں وقت گذر رہا ہے۔ اور زمانہ تیز رفتاری سے قدم آگے بڑھا رہا ہے۔ ویسے ویسے دنیا پر روز بہ روز نئی نئی ایجادات کے دروازے کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ اب جہاں یہ بات ہمارے لئے خوشیوں کا موجب ہے۔ وہاں ہمارے لئے کسی حد تک خوف کا باعث بھی ہے۔ کیونکہ دنیا میں ظاہر ہونے والی ایجادات کو صحیح اور غلط دونوں طریقوں سے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ چنانچہ جہاں ان کا صحیح اور بر محل استعمال ہو رہا ہے۔ وہاں ان کے خاطر خواہ فوائد ساتھ کے ساتھ ملتے جا رہے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس جہاں ان کی ایجادات کو غلط طور پر استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ وہاں ان کے نقصانات بھی ایسے استعمال کرنے والوں کو ملتے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایجادات جدیدہ کے ذریعے دنیا نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ بیٹھے بیٹھے ایک انسان پوری دنیا کے حالات سے باخبر ہو سکتا ہے۔ ترقی کے اس نئے دور میں دن بدن بہت ساری ایجادات ہو رہی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایجادات ترقی کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔ لیکن اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ان میں سے کچھ ایجادات ایسی بھی ہیں جن کے منفی اثرات ان کے مثبت فوائد پر بہت حد تک غلبہ پاتے جا رہے ہیں۔ مثلاً آج کے جدید دور کی ایک جدید ایجاد "ڈش انٹینا" ہے۔ اب جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ جماعت میں اس بات کی بہت زیادہ تحریک کی جا رہی ہے کہ جس احمدی کو بھی ڈش لگوانے کی استطاعت ہو وہ ضرور لگوائے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کے لئے "ڈش انٹینا" ایک بنیادی ضرورت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اسکے ذریعہ امام جماعت احمدیہ کا خطبہ براہ راست پوری دنیا میں دیکھا اور سنا جا رہا ہے۔ لیکن یہی ڈش ایک دوسرے موقعہ پر غلط استعمال کی وجہ سے ناپسندیدہ صورت اختیار کر لیتی ہے۔ جب اس کے ذریعہ اخلاق سے گرے ہوئے گندے پروگرام دیکھے اور سنے جاتے ہیں۔ جن کا مذہب معاشرے سے کوئی دور کا تعلق نہیں ہوتا۔ اور جو انسان کے اخلاق پر اپنا بد اثر چھوڑتے ہیں۔ پس دیکھ لیں چیز ایک ہی ہے لیکن استعمال دو طرح سے ہو رہا ہے۔ اب لازمی بات ہے کہ جو لوگ صحیح استعمال کو رواج دیں گے۔ ان کے لئے یہ نئی ایجاد ایک قسم کی نعمت کا رنگ رکھتی ہے۔ اور اس کا استعمال ان کے اخلاق کو بگاڑنے کی بجائے مزید بہتر بناتا ہے۔ جبکہ اس کا غلط استعمال اچھے اخلاق والے کو بھی بد اخلاق اور بے راہ رو کر دیتا ہے۔

نئی نئی ایجادات کا سب سے زیادہ فائدہ اس طبقے نے اٹھانا ہوتا ہے جس سے قوم کی تعمیر اور ترقی وابستہ ہوتی ہے۔ اور یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی اور اس کی بقا قوم کی نئی نسل سے وابستہ ہوتی ہے۔ اگر نئی نسل کے لئے درست راستے متعین کیے جائیں گے اور اس کو برے راستوں سے بچایا جائے گا تو ایسی قوم ہمیشہ ترقی کی راہوں پر گامزن رہے گی۔ لیکن اس کے برعکس وہ قومیں جن کی آئندہ نسلیں برے راستوں کو اختیار کر لیتی ہیں ایسی قوموں کو لازماً ایک نہ ایک دن بربادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے چنانچہ اس نقطہ نگاہ سے جب ہم نئی نسل کا جائزہ لیتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ایک طبقہ جو کہ اچھی خاصی تعداد پر مشتمل ہے ایجادات کے غلط استعمال کے نتیجہ میں بد اثرات کا شکار ہو رہا ہے۔ اب ایسے موقعہ پر لازماً بعض ذہنوں میں یہ سوال ابھرے گا کہ لوگ صحیح استعمال کی بجائے غلط استعمال کیوں کرتے ہیں؟ اس کے لئے یہ بات یاد رہے کہ جب لذت کا رخ غلط ہو چکا ہو تو غلط استعمال میں بھی ایک لذت آتی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان کو وقتی طور پر ایک سکون اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا شخص مستقل طور پر اپنے اعلیٰ سکون کو برباد کر رہا ہوتا ہے۔ اس کو ایسے کاموں کی چاٹ لگ جاتی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ہر کام کو بھول جاتا ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی ضروری کیوں نہ ہو۔ اگر کچھ روپے پیسے کماتا ہے تو وہ بھی اسی لذت کے حصول کی خاطر خرچ کر دیئے جاتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص معذروی کی حالت کو پہنچ جاتا ہے اس کی زندگی کا سہارا ہی یہی لذتیں ہوتی ہیں۔ یعنی بالکل نشہ کی طرح یہ چیز اس کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتی ہے۔ جس سے چھٹکارا انتہائی مشکل ہوتا ہے۔

نئی نسل کی اکثریت لذتوں کے حصول کی خاطر غلط استعمال کو دن بدن زیادہ رواج دیتی چلی جا رہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں قوم کا اصل سرمایہ یعنی قوم کے نوجوان بگاڑ کا شکار ہو کر ضائع ہوتے جا رہے ہیں۔ غلط استعمال کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثال کے طور پر ٹیلی ویژن کو لے لیں۔ ٹیلی ویژن پر جہاں اچھے اچھے علمی اور سبق آموز پروگرام آتے ہیں وہاں اب ایسے پروگرام آتے ہیں جو دیکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ پس جو شخص ایسے پروگراموں میں دلچسپی لے گا وہ اس غلط رجحان کی وجہ سے لازماً بد عادتوں کا شکار ہو گا۔ پھر بسا اوقات بچے یا بڑے ایسے موقعہ پر ٹیلی ویژن کو دیکھتے ہیں جبکہ انہیں بعض اور ضروری کام نپٹانے ہوتے ہیں۔ مثلاً سکول کا کام ہے۔ گھر کے مختلف کام ہیں یا کسی جگہ کسی اہم ڈیوٹی پر جانا ہوتا ہے۔ پس یہ بے وقت استعمال غلط استعمال بن جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں نقصانات ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وی سی آر اور ڈش انٹینا کے ذریعہ ایسے پروگرام دیکھنا جو انسانی اخلاق پر بد اثر ڈالتے ہیں یہ بھی خدا کی دی ہوئی نعمت کا غلط استعمال ہے۔ کیونکہ یہ سب چیزیں تو خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے دی ہیں کہ انسان ان سے فائدہ اٹھا کر خوب ترقی کرے نہ یہ کہ ان کو غلط طور پر استعمال میں لا کر اپنے آپ کو تباہ کر لے۔ دنیا میں رونما ہونے والی نئی نئی ایجادات میں سے زیادہ حصہ ایسی ایجادات پر مشتمل ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں۔ لیکن کچھ ایجادات فوائد کے ساتھ ساتھ منفی اثرات بھی رکھتی ہیں۔ پس اگر ایک شخص فائدہ چاہتا ہے تو اسے لازماً صحیح رخ اختیار کرنا ہو گا۔ اور اگر وہ غلط رخ پر چلے گا تو لازماً اس کا نتیجہ بھی اس کو بھگتنا ہو گا۔ اس لئے چاہئے کہ نئی نسل کی لذت کے معیار کا رخ درست کیا جائے۔ ایسا رخ متعین کیا جائے جو ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ اور یہ تبھی ممکن ہے کہ بچوں کے والدین اور ان کے سرپرست اس طرف توجہ کریں۔ اگر ماں باپ خود ایسے کاموں میں گھرے ہوئے ہوں تو ایسی صورت میں آئندہ نسل کی صحیح راہنمائی بالکل ناممکن ہو گی۔ کیونکہ اگر والدین توجہ نہ کریں تو بچہ آزاد ہوتا ہے اور پھر وہ خود لذتوں کی تلاش میں بعض اوقات ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ جہاں سے واپسی ناممکن ہوتی ہے۔ اور اس کی حالت خوب بگڑ چکی ہوتی ہے۔ ایسے والدین یا سرپرست جو خود ان بد عادتوں کا شکار ہو چکے ہوتے ہیں۔ کو شعور ہی نہیں رہتا کہ وہ کوئی غلط کام کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے بچے بھی انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے غلط راہوں کو اختیار کرتے ہیں۔ اور والدین چونکہ خود اس بات کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے اول تو وہ اپنے بچوں کو اس بات سے منع ہی نہیں کرتے اور اگر دیکھا جائے تو وہ اس بات کا حق بھی نہیں رکھتے۔ کہ بچوں کو ان باتوں سے روکیں۔ اور اگر وہ کبھی منع کرتے بھی ہیں تو ان کے منع کرنے سے بچے باز نہیں آتے کیونکہ بچے بھی آگے سے یہی کہتے ہیں کہ آپ بھی تو یہ کام کرتے ہیں۔ چنانچہ ایسے والدین کو اپنے بچوں کے سامنے شرمندگی بھی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کو غلط کام سے باز رکھنے کی جرأت ہی نہیں پڑتی۔

پس چاہئے کہ والدین خود بھی ایسی جھوٹی لذتوں سے اجتناب کریں۔ جن سے فائدہ کی بجائے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اور اپنی اولادوں کو بھی ایسی راہوں کی طرف راہنمائی کریں جس کے نتیجہ میں اولادیں بہتر طور پر پروان چڑھ سکیں۔ اس طرح قوم کا قیمتی سرمایہ محفوظ بھی رہے گا، ترقی بھی کرتا رہے گا اور قوم کی بقا اور خوشحالی کا ضامن بنتا چلا جائے گا۔

بقیہ : ص ۴

کی سرکاری نوکری کا عرصہ اندرون سندھ میں گزارا اس سے قبل مرکز سلسلہ میں بھی ملازمت کرتے رہے تھے آپ کے پسماندگان میں ان کی بیوی کے علاوہ ایک بیٹی عزیزہ امتہ النصیر اہلیہ فضل الرحمٰن صاحب مقیم ہمبرگ جرمنی ابن مکرم لطف الرحمٰن صاحب فضل عمر ہسپتال اور ایک بیٹا عزیز مکرم محمود الرحمٰن شامل ہیں۔

(ماہنامہ تحریک جدید مئی ۱۹۸۵ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

فرماتے ہیں

مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت کے بعض دوستوں نے بھی اس حقیقت کو نہیں سمجھا میں ایک دن بچوں کے قبرستان میں گیا تو وہاں میں نے دیکھا کہ قریباً ہر قبر پر بڑے بڑے کتبے لگے ہوئے تھے۔ حالانکہ قبریں بالکل سادہ بنانی چاہئیں اور نمود و نمائش پر اپنا روپیہ برباد نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی قبر کو دیکھو وہ کیسی سادہ ہے۔ اسی طرح تمہیں بھی اپنے عزیزوں کی قبروں میں سادگی مد نظر رکھنی چاہئے اور بلا ضرورت اپنے روپیہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ (سیر روحانی جلد اول ص ۲۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ______ نون سیین

بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام

بتایا گیا ہے کہ وسطی بوسنیا کے ایک شہر سٹو کنی ڈاب میں کروٹ لوگوں نے بوسنیا کے ۸۰ مسلمانوں کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا ہے۔ برطانیہ کی حکومت نے اس واقعہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ نہایت قابل مذمت ہے۔ وزارت خارجہ برطانیہ کے ایک نمائندے نے کہا کہ ہم اس واقعہ کو نہایت دردناک واقعہ سمجھتے ہیں کروٹس کا اس طرح مسلمانوں کو ہلاک کرنا نفرت کے جذبات پیدا کرتا ہے۔ ہم ایسے واقعات کو جہاں کہیں بھی وہ وقوع پذیر ہوں مذمت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور سیکورٹی کونسل نے ۲۸ اکتوبر کو اس سلسلے میں جو بیان ظاہر کیا ہے اس سے پوری طرح اتفاق رکھتے ہیں۔ اس بیان میں بھی کروٹس کے اس عمل کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ ہم اقوام متحدہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس واقعہ کی مکمل رپورٹ بلا تاخیر جاری کرے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت امریکہ کے ماہرین جرائم کے اس گاؤں میں پہنچ چکے ہیں ان کے ساتھ برطانیہ اور اقوام متحدہ کے فوجی دستوں کے لوگ بھی ہیں وہ حقائق معلوم کرنا چاہتے ہیں تاکہ پتہ چلے کہ اس قتل عام کا باعث کون ہے۔ وزارت خارجہ برطانیہ کے نمائندے نے کہا کہ ہم اس تحقیق کے نتائج کا انتظار کر رہے ہیں۔ اگر یہ ثابت ہو گیا کہ اس واقعہ کے مجرم بوسنیا کے کروٹس ہیں تو ہم صدر تجمان سے مطالبہ کریں گے کہ وہ اس واقعہ کی مذمت کریں اور جو افراد اس بات کے ذمہ دار ثابت ہوں انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔ اس نمائندے نے مزید کہا کہ ہم اس بات سے بھی پوری طرح متفق ہیں کہ سیکورٹی کونسل نے تمام پارٹیوں سے جن کا تعلق سابق یوگوسلاویہ سے ہے کہا ہے کہ وہ اس بات کی ضمانت دیں کہ انسانی حقوق کی پاسداری کی جائے گی۔ اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہر کام کیا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل اور انہیں اپنے علاقوں سے نکال باہر کرنے کے سارے پروگرام اس لئے عمل میں لائے جا رہے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمان اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ تک نہیں خرید سکتے یہ کہنا کہ اگر بوسنیا کے مسلمانوں کے پاس بھی اسلحہ ہوا تو جنگ میں تیزی آ جائے گی۔ کسی طرح بھی منطقی امر نہیں ہے۔ یہ بات نہیں سوچی جا رہی کہ بوسنیا کے مسلمانوں کے پاس اسلحہ نہ ہونے کی وجہ سے ان پر بے جا تشدد کیا جا رہا ہے۔

سٹیفن سولارز

یہ بات تو سامنے آئی ہے کہ سٹیفن سولارز کو ہندوستان میں امریکہ کا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے لیکن ابھی تک ان کی تقرری کے کاغذات پر صدر بل کلنٹن نے اس لئے دستخط نہیں کئے کہ سولارز کی بیک گراؤنڈ کے متعلق تحقیقات مکمل نہیں ہوئی۔ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ بعض ایسے مسائل ہیں جن کا سولارز کی تقرری سے قبل حل کیا جانا ضروری ہے۔ ان کے جذبات خیالات اور مختلف مواقع پر ان کے بیانات ان کا پس منظر پیش کرتے ہیں اور اسی پس منظر کو مختلف حالتوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اخبارات کے قارئین جانتے ہیں سٹیفن سولارز بعض لوگوں کے لئے متنازعہ فیہ شخصیت ہیں ان کی رپورٹوں پر جو وہ اپنے شعبے کو دیتے رہے ہیں بعض لوگوں کو اعتماد نہیں ہے۔ اگرچہ ان کے حامی کہتے ہیں کہ انہوں نے امریکہ کی حکومت کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ وہ نہ صرف کمبوڈیا اور فلپائن کے مسائل حال کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں بلکہ پاک بھارت تعلقات کے بھی ماہر مانے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بل کلنٹن اسی بات کے پیش نظر ہندوستان میں امریکی سفیر کی حیثیت سے ان کی تقرری کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے اخلاقی کردار پر بھی بعض لوگوں کی نظر ہے اور یہ بات اب ان کی راہ میں حائل ہو رہی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ روپے پیسے کے معاملے میں بھی وہ بہت صاف نہیں ہیں۔ انہوں نے ۷۴۳ دفعہ ہاؤس بنک سے ۳۹ ماہ کے اندر رقم اوورڈرا کی ہے۔

پاکستان / منشیات

فرانس اور ہالینڈ کی ایک ۶ رکنی ٹیم جو اس وقت پاکستان میں موجود ہے نے مطالبہ کیا ہے کہ بعض بڑے بڑے منشیات کا دھندا کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ منشیات کا دھندا کرنے والے پاکستان کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں یہ چھ رکنی گروہ اب واپس جا چکا ہے حکومت کے حکام بالا سے گفت و شنید کے دوران انہوں نے اس خطرے کا اظہار کیا کہ اگر منشیات کا دھندا بڑے پیمانے پر کرنے والے لوگوں کو حراست میں نہ لیا گیا تو اس کے نہایت خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ بعض ٹریول ایجنٹس بھی اس دھندے میں ملوث ہیں۔ وہ لوگوں کو باہر بھیجتے ہیں اور ان کے ذریعے منشیات بھی باہر پہنچا دی جاتی ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان باہر جانے والوں کے کاغذات جعلی ہوتے ہیں۔ اس ٹیم نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ ملک کے ہوائی اڈوں پر متعین امیگریشن آفیسرز میں سے بھی کچھ ایسے لوگ معلوم ہوتے ہیں جو اس کاروبار میں حصہ دار ہیں اس ٹیم نے زور دے کر کہا کہ ایسے لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہئے ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہیں کئی دفعہ گرفتار کیا گیا ہے لیکن کسی نہ کسی طرح وہ اپنی سزا سے بچ جاتے ہیں۔

زراعت کالم ______ سید ظہور احمد شاہ

گھریلو سبزیاں اور ملچنگ

گھریلو سبزیاں کاشت کرنے کے لئے بعض لوگوں کے پاس جگہ تو ہوتی ہے لیکن پانی کی کمی اکثر ان کی کوششوں میں حائل ہو جاتی ہے۔ اور وہ باوجود زمین کی موجودگی کے زیادہ سبزیاں کاشت نہیں کر سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ پانی ایک ایسا عامل ہے جس کی کمی تمام دنیا میں زراعت کی بڑھوتری میں حائل ہے۔ پاکستان میں باوجود ایک اچھا آب پاشی نظام ہونے اور قدرت کی طرف سے اتنے دریاؤں کے عطیہ کے پھر بھی پانی کی کمی ہی اصل رکاوٹ ہے حالانکہ زمین ابھی بھی بہت وافر مقدار میں موجود ہے لیکن اس میں فصلیں اگانے کے لئے وافر پانی موجود نہیں ہے۔

اس کمی کو پورا کرنے کے لئے کئی صورتیں موجود ہیں جن کو بروئے کار لا کر کم از کم موجود پانی کی مقدار کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکتا ہے اور مہیا پانی سے زیادہ فصلیں اگائی جا سکتی ہیں لیکن فی الحال ہم ان عوامل میں سے صرف ایک عامل کا ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں اور وہ ہے ملچنگ جو گھریلو سبزیوں کی کاشت کے لئے بہترین مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

ملچنگ سے مراد کوئی بھی ایسی چیز پودوں کے اردگرد پھیلانے سے ہے جس سے زمین کی نمی فضا میں جانے سے رک سکے اور پودہ اس نمی سے دیر تک فائدہ اٹھا سکے پودوں کو پانی کی درمیانی مقدار دینی چاہئے نہ کم نہ زیادہ اور جو پانی آپ دیں کوشش کی جائے کہ اس پانی کو محفوظ رکھا جائے۔ ملچنگ کا مقصد بھی یہی ہے کہ جو پانی پودوں کو دیا جائے وہ دیر تک پودوں کی جڑوں کو ملتا رہے۔ اور پودے دیر تک اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں کیونکہ زیادہ اور جلدی جلدی پانی دینے سے ایک تو پانی ضائع ہوتا ہے دوسرے زمین سخت ہو جانے کی وجہ سے پودے سانس نہیں لے سکتے اور نشوونما رک جاتی ہے۔

ملچنگ کے طریقے

(۱) کھڑی فصل میں گوڈی کرنا۔ جڑی بوٹیاں تلف کرنا اور کرنڈ توڑنے کے عوامل سے زمین کی اوپر کی دو تین انچ تہہ زمین سے کٹ جاتی ہے۔ اور یہ بھربھری مٹی زمین کو ڈھانپ لیتی ہے ایسا کرنے سے زمینی پانی کا ہوا میں اڑنا بند ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پانی اوپر لے جانے والی نالیاں کٹ جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جڑی بوٹیوں کی تلفی سے پانی میں بچت ہو جاتی ہے۔ اور آکسیجن کی زیادہ مقدار زمین اور جڑوں میں سرایت کر جاتی ہے۔ کرنڈ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) نامیاتی مادہ ڈالنا

زمین میں نامیاتی مادہ (گوبر۔ روڑی مرغیوں کی بیٹھیں گلے سڑے پتے وغیرہ۔) کی خاصی مقدار ڈالنے سے بھی ملچنگ ہو جاتی ہے اس سے زمین کی نمی اور زرخیزی میں دیرپا اضافہ ہوتا ہے۔ جس کا پودوں کی نشوونما پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ اس سے زمین بھی بھربھری ہو جاتی ہے جو کہ جڑوں کی بڑھوتری کے لئے اچھی ہوتی ہے زمین بھربھری ہو جانے کی وجہ سے بارش کا پانی زمین میں زیادہ جذب ہوتا ہے۔ اور پانی زیادہ مقدار میں زمین میں موجود رہنے کی وجہ سے پودوں کو پانی مہیا ہوتا رہتا ہے۔

(۳) زمین پر گھاس پھوس ڈالنا

ملچنگ گھاس پھوس ڈالنے سے بھی کی جا سکتی ہے۔ کٹے ہوئے گھاس۔ سوکھے ہوئے پتوں اور اسی قسم کے نامیاتی مادہ کو کیاریوں میں یا درختوں کے دوروں میں اوپر بکھیر دیا جاتا ہے اس کے تین فائدے ہوتے ہیں اول زمینی درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے دوئم یہ مواد گل سڑ کر کھاد کا کام دیتا ہے اور سوئم گرمیوں میں تقریباً ۳۰ فی صد تک پانی کا ہوا میں اڑنا بچایا جا سکتا ہے۔

(۴) زمین کو پلاسٹک سے ڈھانکنا

زمین کو پلاسٹک کی شیٹوں سے ڈھانکنے سے بھی ملچنگ ہو سکتی ہے۔ اس کے کئی ایک فوائد ہیں۔ جڑی بوٹیاں نہیں اگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکتیں۔ بھاپ بن کر اڑنے والا پانی دوبارہ زمین میں جذب ہو جاتا ہے اور اس طرح پانی محفوظ ہو جاتا ہے اور پانی کی کمی پر قابو پایا جاسکتا ہے یہ عمل پھلدار درختوں کے دوروں میں بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

(۵) پودوں کے گملوں کو سایہ میں رکھنا

پانی کو اڑنے سے بچانے کے لئے پودوں کے گملوں کو سایہ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور سطح زمین سے پانی کی تبخیر کم ہو جاتی ہے اور پودے زیادہ دیر تک پانی استعمال کر سکتے ہیں۔

(۶) کیاریوں یا گملوں میں کنکریاں ڈالنا

چھوٹی کیاریوں یا گملوں میں زمین کو کنکریاں سے ڈھک دینے سے بھی ملچنگ کے فائدے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ رنگ برنگی کنکریوں کے استعمال سے نقش و نگار بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ جو کہ سجاوٹ کا کام بھی دیتے ہیں۔

غرض یہ کہ ملچنگ کے بے شمار فوائد ہیں۔ اس کے استعمال سے پانی کی کمی کو دور کیا جاسکتا ہے۔ پانی زندگی ہے۔ اس کو اور دوسرے قدرتی وسائل کو بچانا بہتر زندگی کی ضمانت ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۸۰ میں ملک محمد افضل فہیم ولد ملک محمد اسحاق صاحب قوم چغتہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد افضل فہیم ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر ۱ مسعود احمد وصیت نمبر ۲۷۳۱۱

گواہ شد نمبر ۲ شکیل احمد خان وصیت نمبر ۲۷۷۶۷

مسل نمبر ۲۹۲۸۱ میں طاہر احمد نسیم ولد حکیم محمد صدیق صاحب قوم بھٹہ پیشہ استاد عمر ۵۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۶ اے۔ دار الرحمت غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ مکان دار الرحمت غربی ربوہ مالیتی ۲۵۰۰۰۰ روپے ۲۔ نقد ۲۰۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۲۰ روپے ماہوار بصورت استاد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طاہر احمد نسیم ۱۱/۶ اے۔ دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ راجہ فاضل احمد کارکن نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ مقصود احمد باجوہ وصیت نمبر ۲۲۰۴۴

مسل نمبر ۲۹۲۸۲ میں نذیراں بی بی بیوہ محمد حسین پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۸ دار الیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ حق مہر وصول شدہ ۵۰۰ روپے۔ ۲۔ طلائی بالیاں و انگوٹھی وزنی ۱۰ ماشہ مالیتی ۳۶۰۰ روپے ۳۔ مکان برقبہ ایک کنال مالیتی دو لاکھ روپے کا ۱/۸ حصہ مالیتی ۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نذیراں بی بی ۱۶/۸ دار الیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۱ محمد اسماعیل اسلم سابق صدر محلہ دار الیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر ۲ ملک سلطان محمود صدر محلہ دار الیمن وسطی ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۸۳ میں فہیم احمد خان ولد مبارک احمد خان قوم لودھی پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۳۹ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فہیم احمد خان ۳/۳۹ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ مبارک احمد شاہ وصیت نمبر ۱۸۴۰۰ گواہ شد نمبر ۲ سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴

مسل نمبر ۲۹۲۸۴ میں ظہیر احمد خان ولد مبارک احمد خان قوم لودھی پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۳۹ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظہیر احمد خان ۳/۳۹ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ مبارک احمد شاہ وصیت نمبر ۱۸۴۰۰ گواہ شد نمبر ۲ سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر ۵۸۴۴

مسل نمبر ۲۹۲۸۵ میں عطاء اللہ مجیب ولد مبارک احمد شاہ قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء اللہ مجیب ۱۱/۳۵ فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر ۱ سید عبد الغنی وصیت نمبر ۵۸۴۴ گواہ شد نمبر ۲ مرزا صدیق احمد وصیت نمبر ۲۲۰۲۱

مسل نمبر ۲۹۲۸۶ میں چوہدری عبد المجید امجد ولد چوہدری عبد العزیز قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۲۲۷۴ این ای گلی نمبر ۲ محلہ چوہدری حکمداد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۳۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری عبد المجید امجد مکان نمبر ۲۲۷۴ این ای محلہ چوہدری حکمداد راولپنڈی گواہ شد نمبر ۱ عبد القدوس وصیت نمبر ۲۶۸۸۵ گواہ شد نمبر ۲ محمد الطاف حسین

مسل نمبر ۲۹۲۸۷ میں ہارون حمید باجوہ ولد چوہدری حمید اللہ باجوہ قوم باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۵۵/۲ ایل محمود پورہ ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ہارون حمید باجوہ چک نمبر ۵۵/۲ ایل محمود پورہ ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر ۱ نصر اللہ خان وصیت نمبر ۵۷۶۷ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹

مسل نمبر ۲۹۲۸۸ میں علی حمید باجوہ ولد حمید اللہ باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر L-55/2 محمود پورہ ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد علی حمید باجوہ چک نمبر L-55/2 محمود پورہ ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر ۱ نصیر اللہ خان وصیت نمبر ۵۷۶۷ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹

مسل نمبر ۲۹۲۸۹ میں رضوان مقبول احمد ولد چوہدری فضل الٰہی قوم ارائیں پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۰-۲۳۹ فاروق کالونی سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۵-۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رضوان مقبول احمد مکان نمبر ۴۰-۲۳۹ فاروق کالونی اوکاڑہ گواہ شد نمبر ۱ محمد اشرف وصیت نمبر ۱۷۲۶۲ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری فضل الٰہی وصیت نمبر ۸۴۴۳۴ والد موصی

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۳-نومبر- موسم معتدل ہے-
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۷ درجے سنٹی گریڈ

○ صدارتی امیدواروں کے کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے بعد ۱۳- صدارتی امیدواروں کے کاغذات مسترد کر دیئے گئے ہیں-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ وہ غلام اسحاق خان کو صدر نہیں بنا سکتیں انہوں نے کہا ہے کہ جونیجو لیگ سے ان کا اتفاق اس بات پر ہو گیا ہے کہ تین امیدواروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جائے ان میں غلام اسحاق خان کا نام شامل نہیں ہے- باوثوق ذرائع کے مطابق یہ تین افراد فاروق لغاری' آفتاب شیرپاؤ اور بلخ شیر مزاری ہیں- خیال کیا جا رہا ہے کہ غلام اسحاق خان انتخاب سے دستبردار ہو جائیں گے-

○ صدارتی انتخاب میں امیدوار ۴- نومبر تک اپنے کاغذات نامزدگی واپس لے سکیں گے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو پاک فوج کے جنرل ہیڈ کوارٹر میں تشریف لے گئیں تو جنرل عبدالوحید نے ان کا استقبال کیا- اور محترمہ اور ان کے ساتھیوں کو اہم فوجی معاملات پر بریفنگ دی گئی- جی ایچ کیو میں بے نظیر بھٹو اور جنرل عبدالوحید کی علیحدگی میں ملاقات ہوئی- یہ ملاقات ۲۰ منٹ تک جاری رہی- موجودہ صدارتی انتخاب کے پس منظر میں یہ ملاقات خصوصی اہمیت رکھتی ہے-

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے کہا ہے کہ فوج صدارتی انتخاب میں غیر جانبدار رہے گی-

○ آٹھویں ترمیم کو اسلامی دفعات سمیت ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے- اس بارے میں ایک بل آئندہ اجلاس میں پیش ہو گا- قانون اور پارلیمانی امور کے وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ اس ترمیم کا مقصد ایک شخص کو امیر المومنین بنانا تھا- یہ کوئی سیفٹی والو نہیں- آج اگر کوئی شخص مارشل لاء لگانا چاہے تو کون روک سکتا ہے- ہم ۱۹۷۳ء کا آئین بحال کریں گے جس میں پورا اسلام موجود ہے- بل پیش ہونے کے بعد اپوزیشن سے مذاکرات کئے جائیں گے جن نکات پر اتفاق رائے ہو گا ان کو ترمیمی بل میں شامل کر لیا جائے گا- اس کے علاوہ قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں مردم شماری اور خواتین کی نشستوں کی بحالی اور اضافے کے بل بھی پیش ہونگے- خواتین کو سینٹ میں ۹- اور قومی اسمبلی میں ۲۵ نشستیں دی جائیں گی-

○ وزیر خارجہ فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ہم مسئلہ کشمیر پر کسی کی ڈکٹیشن تسلیم نہیں کریں گے- بھارت دہشت گرد ملک ہے- عالمی سطح پر بھی وہی "دہشت گرد ملک" قرار پائے گا-

○ حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نہ میں سینئر وزیر بن رہا ہوں اور نہ آئندہ کبھی حکومت میں شامل ہوں گا- میں اقتدار کی دوڑ میں شامل نہیں ہونا چاہتا اس لئے صدارتی امیدوار بھی نہیں ہوں-

○ بعض اطلاعات کے مطابق چھوٹے گروپوں نے صدر غلام اسحاق خان کو اپنا امیدوار بنا لیا ہے اب وہ دونوں بڑی جماعتوں کو منانے کی کوشش کر رہے ہیں غلام اسحاق کے اعزاز میں اکبر بگٹی نے عشائیہ دیا جس میں نوابزادہ نصراللہ مولانا فضل الرحمان اور بھوتوئی شریک ہوئے-

○ منتخب حکومتوں کا عرصہ ۵ سال سے کم کر کے ۴ سال کرنے کے لئے پارلیمانی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے-

○ سابق وزیر داخلہ اور نو منتخب سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ صدارتی انتخاب بلیک میلروں اور ہارس ٹریڈرز کے ہاتھ میں ہیں- انہوں نے کہا کہ حامد ناصر چٹھہ اور منظور وٹو غلام اسحاق کی ہدایت پر بے نظیر بھٹو کو بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں-

○ وائس آف جرمنی نے کہا ہے کہ صدارتی الیکشن میں اگر سیاستدانوں نے اپنی وفاداریاں بدلیں تو اس سے حکومت کو دھچکا پہنچے گا- پاکستانی سیاستدان حالات کے ساتھ بدل جاتے ہیں- غلام اسحاق ناپسندیدہ ترین سیاستدانوں میں سے ہیں-

○ غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ میں پیپلز پارٹی کے منشور سے بہت زیادہ متاثر ہوں یہ تازہ ہوا کا جھونکا ہے- بے نظیر بہت ذہین اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں- ان کے ساتھ کام کرنا دشوار نہیں ہے-

○ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ سپیکر کا رویہ جانبدارانہ ہے ان کا رجحان حکومت کی طرف ہے- انہوں نے الزام لگایا کہ ڈپٹی سپیکر منظور موہل بھی جانبدار ہیں- اپوزیشن لیڈر تابش الوری نے کہا ہے کہ ڈپٹی سپیکر فلور آف دی ہاؤس پر کھڑے ہو کر نہیں بول سکتے-

○ بھارتی وزیر اعظم نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ کشمیر ہمیشہ بھارت کا اٹوٹ انگ رہے گا- امریکی افسر کا بیان معقول فتنہ پردازی ہے اسے ہم جواب دینے کے لائق نہیں سمجھتے-

○ پنجاب کے بلدیاتی امور کے انچارج پرنسپل ایڈوائزر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ ہم بلدیاتی اداروں میں لوٹ مار کا شفاف احتساب کریں گے- بیورو کریسی کو غیر سیاسی بنا دیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ وٹو مکمل طور پر بااختیار ہیں اس بارے میں کوئی ابہام نہیں ہے-

گمشدہ نقدی

○ مورخہ ۲- اکتوبر کو ڈگری کالج- دفتر الفضل- گولبازار اور احمد اکیڈمی کے راستہ پر قریباً اٹھارہ صد روپے کہیں گر گئے ہیں- اگر کسی دوست کو ملے ہوں تو براہ کرم دفتر الفضل میں عبدالستار خاں صاحب کو پہنچا دیں-

MARKETING MANAGER YARN

A Leading Group requires for its Spinning Unit in Lahore very experienced person with good track record for local and export sale. Please send bio-data C/o. Advertiser, P.O.Box No. 4766, Karachi-74000.

ہومیوپیتھک کورسز
HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	85	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	125	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	100	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	90	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	230	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	120	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	90	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	50	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	130	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	60	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیور-سٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں-

سٹاکسٹ:-

کراچی صدر: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایکسپریس مارکیٹ-
کنری: بلال میڈیکل سٹور-
ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین- صدر بازار-
فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گھول امین پور بازار-
لاہور: شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک-
کیور-سٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس-
گوجرانوالہ: حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ نزد ہیڈ برج-
سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ-
حویلیاں: ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ-
واہ کینٹ: طیب ہومیوپیتھک کلینک- انوار چوک-
بہاولپور: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی- شاہدرہ
میاں چنوں: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ-
کوئٹہ: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ-
پشاور: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ- شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ-
شیخوپورہ: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ-
ساہیوال: خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال-
راولپنڈی: جرمن ہومیو لیبارٹریز- بوہڑ بازار-
گجرات: شاہین ہومیوپیتھک سٹور- فیصل گیٹ-
حیدر آباد: روبی میڈیکل سٹور- چھوٹی گٹی-
کیور-سٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606

حبوب مُفید اطھراء	اکسیر اولاد نرینہ (کورس)	زدجام عشق خاص	روشن کاجل	تریاقِ معدہ		دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ	فون
۲۰ گرام -/۲۰ ۶۰ گرام -/۶۰	-/۱۵۰ روپے	-/۶۰۰ روپے	-/۵ روپے	-/۱۲ روپے -/۲۴ روپے			۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴